فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۵ تبوک ۱۳۴۱ ہش | ۱۵ ستمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۱۳ ستمبر بوقت دس بجے صبح

کل حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی اور اس کے باعث رات نیند دیر سے آئی۔ اس وقت طبیعت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دینی تعلقات اُس وقت کمال کو پہنچتے ہیں جب انسان ایک عرصہ تک صحبت میں رہے

آنحضرتؐ کے فیضِ صحبت کا ہی یہ اثر تھا کہ صحابہؓ نے قربانی و ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا

"دنیا میں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک جسمانی تعلقات جیسے ماں باپ، بھائی بہن وغیرہ کے تعلقات دوسرے روحانی اور دینی تعلقات۔ یہ دوسری قسم کے تعلقات اگر کامل ہو جائیں تو سب قسم کے تعلقات سے بڑھ کر ہوتے ہیں اور یہ اپنے کمال کو تب پہنچتے ہیں جب ایک عرصہ تک صحبت میں رہے۔ دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو جماعت صحابہؓ کی تھی اس کے یہ تعلقات ہی کمال کو پہونچے ہوئے تھے جو انہوں نے نہ وطن کی پرواہ کی اور نہ اپنے مال و املاک کی اور نہ عزیز و اقارب کی یہاں تک کہ اگر ضرورت پڑی تو انہوں نے بھیڑ بکری کی طرح اپنے سر خدا تعالیٰ کی راہ میں رکھ دیئے۔ وہ شدائد و مصائب جو ان کو پہنچ رہے تھے ان کے برداشت کرنے کی قوت اور طاقت ان کو کیونکر ملی۔ اس میں یہی سر تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلقات بہت گہرے ہو گئے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا تھا جو آپؐ لے کر آئے تھے اور پھر دنیا اور اس کی ہر ایک چیز ان کی نگاہ میں خدا تعالےٰ کے لقاء کے مقابلہ میں کچھ ہستی رکھتی ہی نہیں تھی۔

یاد رکھو جب سچائی پورے طور پر اپنا اثر پیدا کر لیتی ہے تو وہ ایک نور ہو جاتی ہے جو ہر ایک تاریکی میں اس کے اختیار کرنے والے کے لئے راہ نما ہوتا ہے اور ہر مشکل میں بچاتا ہے۔"

(الحکم ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء)

مقابلہ مضمون نگاری بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

— حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ —

لجنات کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ مضمون نگاری جس کے لئے موضوع پہلے بھجوائے جا چکے ہیں کا مقابلہ گزشتہ سالوں کی طرح اجتماع کے موقعہ پر نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر لجنہ اجتماع سے ایک ہفتہ یا دس دن قبل مضمون نگاری کا مقابلہ کروا کے مضامین ڈاک کے ذریعہ ہمیں بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے پرچے دیکھ کر اجتماع پر نتیجہ سنایا جا سکے۔

امتحان لجنہ کی نگرانی میں ہوگا۔ قرآن شریف اور حوالے وغیرہ ساتھ رکھنے کی اجازت ہوگی۔ مضمون لکھنے کا وقت تین گھنٹے ہوگا۔ ہر پرچہ پر صدر سیکرٹری یا سیکرٹری تعلیم جو نگران مقرر کی جائے کے دستخط ضروری ہیں۔ بغیر تصدیق کے کوئی پرچہ نہیں لیا جائے گا۔

جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ موسمی تعطیلات کے بعد ۱۶ ستمبر ۱۹۶۲ء کو انشاء اللہ تعالیٰ کھل جائے گا۔ تمام طالبات ساڑھے سات بجے صبح کالج میں حاضر ہو جائیں۔ بورڈرز کے لئے ضروری ہے کہ ۱۵ ستمبر کی شام کو ہوسٹل میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ اس مبارک اجتماع پر گزشتہ مساعی کا جائزہ لے کر نئے سال کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا جائے گا۔ لہٰذا جملہ مجالس کے عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ ابھی سے مرکز کی طرف سے جاری کردہ سالانہ ہدایات کی روشنی میں اپنی اپنی مساعی کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اس کو اجتماع سے قبل پورا کرنے کی سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ اجتماع کے علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست بروقت بھجوا دیں۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۳ ستمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر شائع ہوئی ہے افسوس ہے کہ صفحہ ۵ کے آخر میں ایک فقرہ سہو کتابت سے نامکمل شائع ہو گیا ہے۔ پورا فقرہ یوں ہے۔

"حالانکہ آپ سے اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ دشمن کے مقابلہ میں آپ ہی جیتیں گے۔" — احباب تصحیح فرما لیں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۲ء

جماعتِ احمدیہ کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح قربانیاں دینی ہیں

بار بار احباب کو یہ بات یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا کام صرف یہ نہیں ہے کہ وہ خود اسلام کی سختی سے پابند ہو بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسلام کی اس طرح پابند ہو کہ دوسروں کے لئے وہ نمونہ کی جماعت بن سکے اگرچہ ہر مومن دوسرے کے لئے آئینہ ہوتا ہے لیکن افسوس ہے کہ آج مسلمان نہ صرف دوسروں کے لئے آئینہ نہیں رہے بلکہ اپنا اسلامی کردار ہی سرے سے کھو چکے ہیں اور اتنے گر گئے ہیں کہ خود اسلامی کہلانے والے اخبارات کتب اور ٹریکٹوں میں مسلمانوں کی تباہی کا واویلا پڑا ہوا ہے۔

ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ضرور تھا کہ تجدید و احیائے دین کا کام خود اپنے ہاتھ میں لیتا۔ چنانچہ اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے تاکہ نہ صرف مسلمانوں کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائے بلکہ تمام دنیا میں کفر و شرک کے مقابلہ میں اسلامی تعلیمات کو پھیلائے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جھنڈا بلند کرے۔

یہ کام ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے اس لئے یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک مسلمان کی طرح اسلامی اصولوں کی پابندی کرے۔ مگر یہ پابندی ایک معمولی مسلمان کی طرح کی نہیں ہے کہ محض اپنے آپ کو دیندار بنا لیا بلکہ یہ بڑے سے جان جوکھوں اور سراسر قربانیوں کا کام ہے۔ یہ کام وہی کام ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سر انجام دیا اس لئے جماعت احمدیہ کو بھی اسی طرح جان و مال کی قربانیاں دینی ہیں جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دیں۔ جماعت احمدیہ کو بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ اپنا کھانا پینا۔ اپنا سونا جاگنا۔ اپنا چلنا پھرنا الغرض اپنی ہر حرکت ایسے رنگ میں ڈھالنا ہے کہ جس سے وہ نہ صرف تہذیب نفس کا پیکر بن جائیں بلکہ دوسرے ان کو دیکھ کر کہیں کہ

"اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی صورت میں ظہور پذیر ہوا ہے"!

(علامہ اقبال مرحوم)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "دیکھو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کیا تنعم پسند اور خورد و نوش کے دلدادہ تھے جو کفار پر غالب تھے؟ نہیں یہ بات تو نہیں۔ پہلی کتابوں میں بھی ان کی نسبت آیا ہے کہ وہ قائم اللیل اور صائم الدہر ہوں گے۔ ان کی راتیں ذکر اور فکر میں گذرتی تھیں اور ان کی زندگی کیسے بسر ہوتی تھی؟ قرآن کریم کی ذیل کی آیہ شریفہ ان کے طریق زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے۔ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور یایھا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا۔ الآیۃ اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔"

(ملفوظات جلد اول ص۶۶)

(۲) "اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقوےٰ اور طہارت اختیار کرو۔ جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو۔ اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے تو میں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی۔ تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ص۶۷)

اس سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قسم کی جماعت قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے آپ کی تربیت اور آپ کے خلفاء کی تربیت سے تمام اسلامی کہلانے والی جماعتوں میں نہایت ممتاز مقام حاصل کیا ہے اور جماعت کے افراد نہ صرف اپنے اپنے اخلاق سنوارتے ہیں بلکہ وہ دوسروں کے لئے بطور نمونہ بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ ہزاروں مسلم اور غیر مسلم دوستوں نے جماعت کی تعریفیں کی ہیں اور یہ تعریفیں یونہی نہیں بلکہ مشاہدہ اور تجربہ پر منحصر ہیں۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے بھی تعریفیں کی ہیں جو کسی وجہ سے جماعت کے بڑے بڑے مخالف رہ چکے ہیں۔

خود یہ امر اس بات پر شاہد ہے کہ یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے اور ہمارے لئے یہ بات بڑے فخر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو شناخت کر لیا ہے اور حتی الوسع اس کی ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اسی وجہ سے ہمارے فرائض اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ ہم نے یہ کام شروع کیا ہے اور اگر ہم کو اس میں اللہ تعالیٰ نے برکت دی ہے اور ہم نے کچھ کام کر کے دکھایا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے واقعی عظیم کام لینا چاہتا ہے اس سے ہمارے ایمانوں کو تقویت پہنچتی ہے اور ہم کو اس کام کے لئے اور بھی پر امید اور پر جوش بناتی ہے۔ اس لئے ہمارا اور بھی فرض ہو جاتا ہے کہ ہم پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں کریں۔ اور جو کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اس کو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھانے کے لئے اسی طرح اپنا سب کچھ لگا دیں جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے لگایا تھا تاکہ ہم اپنے منہ سے ہی

وآخرین منھم

کی مثال نہ بنتے پھریں بلکہ واقعہ میں ہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر قدم مار کر اللہ تعالیٰ کے راستہ کو اور بھی نمایاں اور واضح کر دیں اور اسلامی اخلاق و کردار کے جو چراغ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روشن کئے ہیں ان کو اور بھی روشن کر دیں۔ اور تقویٰ کا معیار اور بھی اونچا کر دیں اور اور بھی قابل عمل بنا دیں۔

اس کے لئے ہم کو سب کچھ چھوڑنا ہوگا اور صرف اللہ تعالیٰ کے دین کو اپنا مال و متاع سمجھنا ہوگا۔ اس کے بغیر ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔ اس کے بغیر ہمارے تمام دعاوی جھوٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ہمیں آپ کے خلفاء میں ایسے رہنما ملے ہیں جنہوں نے اس قافلہ کو آگے سے آگے بڑھانے کی کوشش کی ہے جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے ایثار اور قربانی کا معیار دکھا وہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ہمارے سامنے ایثار و قربانی کی ایسی نئی راہیں کھولیں جو اگرچہ نئی نہیں ہیں لیکن زمانہ کے حالات کے مطابق واقعی انوکھی ضرور ہیں۔ چنانچہ آپ نے تحریک جدید کے مطالبات پیش کئے ہیں جن میں ہمیں بتایا ہے کہ ہم تجدید و احیائے دین کے لئے کیا کیا قربانی کر سکتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ ہمیں سادہ زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ سادہ غذا سادہ لباس استعمال کرنا چاہیئے اور ان تمام باتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے جو محض زیبائش اور لہو و لعب میں داخل ہیں۔ اس نے ہمیں بتایا کہ سادہ غذا اور سادہ لباس کے کیا معنی ہیں۔ لہو و لعب کیا چیز ہے اس نے ہمارے حقوق نفس کی رعایت رکھتے ہوئے ایسے طریقے بتائے کہ ہم دنیا میں باوقار زندگی بھی بسر کر سکتے ہیں اور دوسروں کیلئے اعلےٰ اور اسلامی زندگی کا نمونہ بھی پیش کر سکتے ہیں اور غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے لئے روپیہ بھی بچا سکتے ہیں۔

یہ اس لئے بھی ضروری تھا کہ ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے اس میں دولتمند نہ ہونے کے برابر ہیں اس لئے جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے چونکہ اس میں روپیہ کی ضرورت ہے ہمیں اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال کر بھی اس کام کے لئے روپیہ مہیا کرنا چاہیئے اور تمام فضول خرچیاں ختم کر دینی چاہیئیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا۔ تاکہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اگر زمانہ میں ایسا فساد اور فتنہ نہ ہوتا اور دین کے محو کرنے کے لئے جس قسم کی کوششیں ہو رہی ہیں نہ ہوتیں تو چنداں حرج نہ تھا لیکن اب تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف

(باقی ص۸ پر دیکھیں)

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی یاد میں

از محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ حال مقیم مانٹریال۔ کینیڈا

بہت سے احباب نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مرحوم کے متعلق لکھا ہے۔ میں بہت دور بیٹھا ہوں اور الفضل مجھے باقاعدہ نہیں مل رہا۔ ممکن ہے بعض باتیں بیان فرمودہ امور کا تکرار ہوں۔ بایں ہمہ میں اپنے تاثرات سپرد قلم کرنے کی جرأت کرتا ہوں

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے برادران عظام و دختران کرام کے ساتھ خدا کے اس مسیح کے گھر میں پیدا ہوئے جو ازل سے شیطان سے آخری جنگ لڑنے کے لئے مقرر تھا آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد تھے۔ آپ رسالہ الوصیت کی رو سے بغیر وصیت بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے حقدار تھے یہ گویا آپ کے قطعی جنتی ہونے کی دلیل تھی۔ آپ عمرہ اللہ اور امرہ اللہ الہامات کے مصداق تھے اور اس طرح شعائر اللہ میں سے تھے۔ آپ اس سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں پلے۔ جنہیں خود خدائے پاک نے دیئت خدیجتی کہہ کر اپنے مسیح کو دکھایا۔

اب قابل غور امر یہ ہے کہ لاکھوں پاک زدل کی جماعت اگر ان شعائر اللہ کی تعظیم کرے۔ اگر وہ دنور محبت سے ان روحانی شہزادوں سے برکت ڈھونڈنے کے لئے محض رضائے الٰہی کے لئے بڑھیں اور نفس کی باگیں ان روحانی شہزادوں کے ہاتھ میں نہ ہوں تو احساس برتری کا پیدا ہو جانا ان کے لئے بھی ایک طبعی امر ہے

لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ کیسا احسان عظیم ہے کہ ان روحانی شہزادوں کی تربیت کچھ ایسے رنگ میں ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ دل کی کیفیات جاننے کے لئے کوئی مقیاس مقرر نہیں بعض علامات ہیں سے یہ جانچ ہو سکتی ہے۔ اور میں بعض چھوٹی چھوٹی باتیں عرض کروں گا۔ جن سے میں متاثر ہوا۔

یہی بنور دیکھا کہ اگر احمدی دوست حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کی دست بوسی کی کوشش کرتے تو آپ بہت ہچکچاتے اور ہاتھ اس طرح کھینچنے کی کوشش کرتے کہ اسے برا بھی نہ لگے۔ مجھے یقین ہے بہت سے احباب نے ایسا محسوس کیا ہوگا۔ اس ظاہری معمولی سی حرکت کے پیچھے دل کن جذبات انکسار و فروتنی سے معمور ہوتا تھا کون اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو کسی کی محبت کا رد کرنا گوارا نہ تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ احساس بھی قلب صافی میں ایک کیفیت پیدا کر دیتا تھا کہ میں کیا ہوں کہ میرا کوئی ہاتھ چومے۔

ایک ہندی کے شاعر کا ایک شعر بہت پُر اثر ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ محبت کی گلی نہایت تنگ ہے۔ اس میں دو وجود نہیں سما سکتے۔ جہاں ہم کا احساس موجود ہے وہاں خدا نہیں اور جہاں خدا ہے وہاں ہم کا احساس نہیں۔ یہ تو شاعروں کی بیان کردہ حقیقت تھی لیکن خدا کے مقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہوں نے خود سری راہ حل کر طے کی تھی کیا خوب ارشاد فرمایا ہے

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

پاک زدل کا گروہ بعض باتوں سے عجیب طرح سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ مجھے نصیحت کریں۔ حضرت داؤد طائی نے عرض کیا کہ اے امام پاک وہ وجود جس کی مٹی کا خمیر مائے نبوت کے پانی سے گوندھا گیا ہے داؤد طائی کی کیا حیثیت ہے۔ کہ اسے نصیحت کرے۔ حضرت امام باقر نے فرمایا آپ ضرور نصیحت کریں۔ میں ڈرتا ہوں کہ ان اعمال کے ساتھ میں قیامت کے دن اپنے نانا کے سامنے کس طرح حاضر ہو سکوں گا۔ غرض پاک لوگ اپنی فضیلتوں کو بھی اپنے سمند شوق کے لئے تازیانہ بنا لیتے ہیں۔

احباب نے دیکھا ہوگا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کا لباس ہمیشہ بہت سادہ ہوتا۔ اس میں رنگ کی ایسی شوخی یا قطع کی ایسی جدت یا صورت نہ ہوتی کہ انگلی اٹھ سکے۔ ہمیشہ ایک بے پروائی سی لباس میں نمایاں ہوتی۔ لباس کی دو ضروریات ستر تن اور زینت میں سے ستر تن کی طرف زیادہ توجہ ہوتی اور زینت کی طرف کم۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جیسے یگانہ روزگار عالم سے اپنے بچپن میں پڑھتے رہے۔ اور پھر جوان ہو کر حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سے اکتساب علم کیا۔ نمازوں کے لئے باقاعدہ مسجد میں تشریف لاتے۔ لیکن امام الصلوٰۃ بہت کم بنتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مرحوم حضرت علامہ حافظ صاحب سے دیگر تلامذہ کے ساتھ مسجد اقصےٰ میں سردیوں کے موسم میں منارۃ المسیح کے چبوترے پر بیٹھ کر شامل سبق ہوتے تھے۔ حالانکہ اگر آپ چاہتے تو حضرت حافظ صاحب ان کے گھر جا کر پڑھانے کو فخر سمجھتے۔

نفیس اور عمدہ کھانوں کا شوق انسانی فطرت میں لباس سے بہت زیادہ قوی اور غالب ہوتا ہے۔ فلسفہ کو شمالی امریکہ میں ہر دلعزیز بنانے والے ایک مصنف نے شہوت طعام کے سلسلہ میں لکھا ہے۔

”مرد لذیذ کھانوں سے تعجب انگیز شوق کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ اور کھانے کے لالچ سے بآسانی اسے جیتا اور ماتحت کیا جا سکتا ہے۔ بمقابلہ عورت مرد اکل و شرب کا بہت زیادہ اشتیاق ہے۔ اور اس دن سے جب حوا نے آدم کو سیب پیش کیا۔ عورت ہمیشہ مرد پر اس کے معدے کے ذریعہ حکمران رہی ہے۔“

اس مغربی مصنف کا یہ قول بہت مبالغہ آمیز ہے۔ لیکن اس میں بھی کلام نہیں کہ اکل و شرب کا محرک انسانی زندگی میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ اور جو سالک راہ زبان کے مزے پر قابو پا لے بہت سے قویٰ پر قابو پا لیتا ہے۔ اور اس میں مرد و عورت برابر شریک ہیں۔ اب اس خورد و نوش کے سلسلہ میں جو دیکھنے میں آیا وہ بہت ہی عجیب تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم پنجاب کے ممتاز ترین رؤسا کے ایک خاندان کے فرد تھے۔ یہ تو جدی مقام تھا ــــ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا دہلی کے ایک نہایت مشہور و معزز و مکرم خاندان کی خاتون تھیں۔ اسی طرح پنجاب و دہلی دونوں علاقوں کی لذیذ ترین غذائیں گھر میں مل سکتی تھیں۔ پھر حضرت مرحوم کی شادی حجۃ اللہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے گھر ہوئی تھی۔ اگر حکومت ہند کی ریاستوں کا دخل نہ ہوتا۔ تو ریاست مالیر کوٹلہ کے حکمران حضرت نواب صاحب مرحوم ہی تھے بایں ہمہ آپ کی جاگیر کوئی چھ ہزار سالانہ کی تھی۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر حضرت صاحبزادہ صاحب کو زبان کے مزے کی طرف ذرا بھی توجہ ہوتی تو کوئی نعمت ایسی نہ تھی جو بہترین قرینے سے آپ کے سامنے پیش نہ کی جاتی۔ لیکن اس معاملہ میں بھی حضرت مرحوم کے قلب پاک میں کچھ اور ہی چشمے ابل رہے تھے۔ مجھے یقین ہے بہت سے ایسے اصحاب موجود ہوں گے۔ جنہوں نے حضرت مرحوم کو بعض اوقات امام دین صاحب مرحوم خرکار سے الٹی کے کمٹی کے پیالے میں ابلے ہوئے چنے ڈلوا کر ان پر سرخ مرچیں نمک اور املی کا پانی چھڑکوا کر کھاتے دیکھا ہوگا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ امام دین صاحب مرحوم قادیان کے ایک قدیمی مکین تھے۔ جنہوں نے احمدیت قبول کر لی تھی۔ نہایت سادہ طبع بزرگ تھے۔ معمولی سی موروثی اراضی تھی جو مرحوم خود کاشت کرتے تھے۔ زبان میں تتلاہٹ تھی۔ کہا کرتے تھے کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چنے ابال کر فروخت کرنے کو فرمایا تھا اور میں اسی سے اپنی اور اپنے بال بچوں کی گزر اوقات کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور کام کروں تو گھاٹا پڑتا ہے۔ مرحوم چنے ابال کر ایک کول میں ڈال کر جس کے نیچے ایک کپڑا لگا ہوتا تھا جو زیادہ صاف نہ رہ سکتا تھا لے آتے اور ایک مٹی کے برتن میں املی بھگو لاتے اور سرخ مرچیں پسی ہوئی اور نمک لپ ہوا ساتھ لے آتے۔ لوگ انہیں ماما کہتے۔ لیکن غریبوں کا ملجا و ماویٰ نور الدین لوگوں کو منع کیا کرتے کہ لوگ اسے ماما کہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب وہ چنے میاں امام الدین صاحب مرحوم سے خرید کر نوش فرمایا کرتے۔ اس لئے کہ وہ غربا کی خوراک تھی اس لئے کہ اس غریب کو نور الدین جیسا بزرگ محبت سے دیکھتا تھا۔

بعض صفائی پسند احباب کو شاید یہ بات ناگوار گزرے کہ ایسے شخص سے غذا لے کر کھانا اصول صحت و صفائی کے منافی ہے۔ مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ صحت و صفائی نہایت ضروری چیز ہے۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین۔ لیکن میں بصد ادب عرض کروں گا کہ مغرب کا معیار صفائی صرف مسلسل تعلیم و تربیت کا ہی نتیجہ نہیں ہے بلکہ فراغ البالی بھی انہیں حاصل ہے۔ جو مشرق والوں کو حاصل نہیں۔ اس لئے اجتماعی صفائی کی حس ابھی ہم میں اس درجہ پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن ذاتی صفائی پسندی

کے لئے ایک سبق بھی ہے کہ اس ہائی جین کے اصولوں نے ہی ہندوستان میں سات کروڑ اچھوت پیدا کر رکھے ہیں۔ قرآن پاک نے تواب کے لفظ کو مقدم کر کے یہ سبق دیا ہے کہ ظاہری صفائی کی وجہ سے ناصاف سے نفرت نہ پیدا ہو جائے کیونکہ ظاہری گندگی کے مقابلہ میں بہت بڑا گند ہے جو ان میں جمع ہو جاتا ہے۔ میں ظاہری صفائی اور اس کے انتہائی اعلےٰ معیار کی تنقیص نہیں کرتا۔ کاش ہم اپنی عادات درست کریں اور غیر مسلموں کے لئے ابتلا کا موجب نہ ہوں۔ غرض دیکھنے والے تو صرف ابلے چنے دیکھتے تھے لیکن ان کے پیچھے پاک دلوں کے بڑے پاک جذبات تھے جو ابل رہے ہوتے تھے۔

ربّ اغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا!

اسی طرح صاحبزادہ صاحب مرحوم احمدیہ چوک میں ایک صاحب کے ہاں کباب اور روٹی لے کر صرف اس کی امداد اور اپنی وقتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تناول فرما لیتے۔ واقعہ یہی ہے کہ احساس بڑائی آخری بت ہے جو ٹوٹتا ہے اور حضرت مرحوم اسے توڑنے کا ہر ذریعہ اختیار فرماتے۔

مرحوم کی آواز میں تحکم اور سختی قطعاً نہ تھی۔ آواز قلب کی سب سے لطیف کیفیات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ آپ کی آواز بہت نرم اور کافی حد تک آہستہ تھی جس سے پتہ لگتا تھا کہ کبھی کسی کو رعب جما کر بات نہیں کہی۔ گزشتہ چند سالوں میں ہزاروں مومنوں نے آپ کی تقاریر سنی ہیں۔ اکثر سننے والے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقاریر کو بھی سنا ہوا تھا کہتے تھے کہ حضرت مرحوم کا انداز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والا تھا۔ آواز ابتداء میں بہت آہستہ ہوتی تھی آہستہ آہستہ بلند ہوتی جاتی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی امیرانہ شان بھی عطا فرمائی لیکن عمر بھر سائیکل استعمال فرماتے رہے یہ بھی عوام کی ایک سواری تھی بوقت سواری اکثر سر پر اس طرح کپڑا ڈال لیتے کہ آسانی سے پہچانے نہ جاتے۔ طبیعت میں کم آمیزی کسی بڑائی کے احساس سے نہیں بلکہ اس احساس سے بچنے کے لئے تھی۔ ساری امیری فقیری میں تھی۔ کسی نے کہا ہے ؎

درفقر ہفتہ امیری۔ از کم سنگی چکیدہ میری

ایک دفعہ میں نے جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ کی تقریر پر تنقید حضرت مرحوم کے سامنے کی۔ مرحوم نے مجھے سرزنش فرمائی مجھے سبق حاصل ہوا کہ محض بعض ظاہری باتوں کو مدنظر رکھنا حماقت ہے۔ وہی چیز پسندیدہ ہے جو خدا کے پیاروں کو پسند ہے۔

ایک دفعہ میں کسی کام کے لئے حضرت مرحوم کی کوٹھی میں حاضر ہوا تو حضرت اندر سے مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا وہ نسخہ لائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر مطالعہ رہتا تھا اور اس عاجز نے اس مبارک نسخہ پر سے ایک دو صفحات پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ خوش قسمتی تھی خدائے نکتہ نواز اسی کو میری مغفرت کا موجب بنا دے تو اس کے لئے کیا مشکل ہے۔

۱۹۳۶ء سے کئی سال پہلے کی بات ہے میں نواں شہر دوابہ ضلع جالندھر میں پریکٹس بطور وکیل کرتا تھا۔ حضرت مرحوم ایک جلسہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے جو کریام ضلع جالندھر میں منعقد ہوتا تھا اور نواں شہر دوابہ سے دو اڑھائی میل کے فاصلے پر تھا کریام حضرت حاجی غلام احمد خاں صاحب رضی اللہ عنہ کا مولد و مسکن تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اس علاقے کے لوگوں کو فرمایا کرتے تھے کہ قادیان آیا کرو اگر نہ آسکو تو کریام ہو آیا کرو۔ اسی لئے اس علاقے کے لوگ اسے چھوٹا قادیان کہا کرتے تھے حضرت مرحوم کریام جاتے ہوئے اس عاجز کے مکان پر نواں شہر میں قیام پذیر ہوئے۔ میں تو بقول غالب ؎

کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

واقعی اپنے اس شکستہ اور ادنیٰ سے مکان کو دیکھتا تھا لیکن حضرت مرحوم کو نہ میرے ادنیٰ کھانے نہ ادنیٰ مکان کی طرف کوئی توجہ تھی روئے مبارک پر ایک بشاشت تھی جو اس طرح قائم تھی جس طرح ہمیشہ ہوا کرتی تھی میرے لئے وہ دن بھی بڑی خوش قسمتی کا دن تھا۔

۱۹۶۱ء میں میں اپنی آنکھوں کے علاج کے سلسلے میں لاہور گیا ہوا تھا کہ حضرت مرحوم دو آدمیوں کا سہارا لئے محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب کے دفتر میں تشریف لائے۔ ٹانگیں بے حد کمزور تھیں۔ میری نظر بھی بہت کمزور تھی لیکن میں نے بہت قریب سے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر وہی نور تھا جو تندرستی میں ہوا کرتا تھا۔ میرے متعلق معلوم کر کے کہ میں انگلینڈ جا رہا ہوں فرمایا میری بیماری کو تو یہاں کے ڈاکٹروں نے نہیں سمجھا۔ یہ میری حضرت مرحوم سے آخری ملاقات تھی اور آخری مصافحہ تھا۔ اگر مجھے بھی خدا نے بخش دیا تو اب قیامت کو ملیں گے۔

الا کل شیءٍ ما خلا اللہ باطلٌ
وکل نعیم لا محالۃ زائلٌ

مضمون نگار حضرات سے التماس

مضمون نگار حضرات سے گذارش ہے کہ وہ مضمون کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط لکھا کریں! (ادارہ)

درخواست دعا

از محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے ۱۲۔ ایس گلبرگ لاہور

آج کل میری بڑی لڑکی عطیہ سلمہا اپنے میاں عزیز آفتاب احمد خاں اور تین بچوں سمیت بغداد میں ہے۔ بڑا لڑکا عزیز منصور احمد سلمہ اپنی اہلیہ عزیزہ صفیہ سلمہا سمیت لندن میں ہے۔ دوسری لڑکی عزیزہ کوثر سلمہا اپنے میاں محمد اسحٰق سلمہ اور بچے عزیز یوسف الحق سمیت لندن میں ہے۔ ان کے علاوہ بفضلہ تعالیٰ میرا دوسرا عزیز شاہد احمد سلمہ اللہ بغرض تعلیم انگلستان کی مشہور یونیورسٹی کیمبرج جانے کی تیاری کر چکا ہے۔ انشاء اللہ اس ماہ کے آخر میں کراچی سے روانہ ہوگا۔ احباب و بزرگان سلسلہ درویشان قادیان دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب اور دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے۔ اور ان سب کا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ نیز دوست میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ میں اب کراچی یونیورسٹی سے فارغ ہو کر لاہور آ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے سب کام استوار فرمائے۔ اور خدمت دین کی توفیق بیش از بیش عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد اسلم ۱۲۔ ایس گلبرگ۔ لاہور)

شکریہ احباب

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی موجودہ بیماری کے سلسلے میں احباب جماعت کی طرف سے ان کے نام کثرت کے ساتھ خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا ہے کہ شدید کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے میں سردست انفرادی طور پر خطوط کے جواب نہیں دے سکتا۔ جن بزرگوں دوستوں اور عزیزوں نے دعائیں۔ ملاقات یا خطوط کے ذریعہ یا اور کسی نہ کسی رنگ میں میرے ساتھ محبت و ہمدردی اور مومنانہ اخوت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں ان سب کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

تبصرہ

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص اور مقرب صحابی تھے زیر نظر رسالہ انہی کی تصنیف ہے۔ جس میں آپ نے اپنے مخصوص نہایت اچھوتے اور دلکش رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ گھریلو زندگی کی روشنی میں حضور کی سیرت کو پیش کیا ہے اور اس طرح حضور کا منجانب اللہ ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ رسالہ جو تبلیغی اور تربیتی لحاظ سے نہایت مفید ہے مدت سے نایاب تھا۔ اب حال ہی میں میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ نے شائع کیا ہے۔ احباب کو کثرت کے ساتھ منگوانا اور تقسیم کرنا چاہیئے۔ ۵۲ صفحات پر مشتمل ہے اور قیمت ۶ ؍ فی نسخہ ہے پبلشر سے منگوایا جا سکتا ہے۔

عیسائیت نمبر کیلئے اہل قلم حضرات سے درخواست

رسالہ الفرقان کا آئندہ شمارہ "عیسائیت نمبر" ہوگا۔ اس کے متعلق سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ الفرقان کے خاص نمبر کو اپنی برکتوں سے نوازے کیونکہ یہ مسیح محمدی کی بعثت کی غرض سے خاص تعلق رکھتا ہے"

اس نمبر کے لئے اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے ٹھوس مضامین بیس ستمبر تک ارسال فرما دیں۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

قابل تقلید نمونہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے احباب جماعت کو اور خصوصاً نوجوانوں کو لغویات سے بچنے کی تحریک کر رکھی ہے۔ جن میں حقہ اور سگریٹ نوشی بھی شامل ہے۔ اس تحریک کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل تین نوجوانوں نے سگریٹ نوشی ترک کر دی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت بخشے۔ مزید نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ مکرم سید احمد صاحب احمدی دوکاندار نارووال ۲۔ مکرم خوشی محمد صاحب نارووال ۳۔ مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب [illegible] (خاکسار [illegible])

اخلاقِ فاضلہ

148

(از مکرم سعید احمد صاحب انوری۔ ایس۔ بی سیالکوٹ)

— ۲ —

حسن اخلاق اور گناہ کے بارہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث درج ذیل کی جاتی ہے (منتخب از احادیث الاخلاق)

عن النواس بن سمعان رضؓ
قال سالت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
عن البر والاثم فقال
البر حسن الخلق والاثم
ماحاک فی صدرک وکرھت
ان یطلع علیہ الناس
(مشکوٰۃ بحوالہ مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت نواس بن سمعان رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا نیکی اور گناہ کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا، نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں کھٹکے اور تو نہ چاہے کہ لوگ اس پر اطلاع پا دیں"۔

سبحان اللہ! آنحضرت صلعم نے نیکی اور بدی کی کیسی واضح تشریح فرمائی ہے ہر شخص بلا امتیاز اپنے ضمیر سے یہ سوال کر سکتا ہے کہ جو کام میں کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں یہ نیکی میں شامل ہے یا گناہ میں اللہ تعالےٰ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے

بل الانسان علی نفسہ
بصیرۃ ولو القی معاذیرہ

کہ انسان اپنے آپ کو خوب جانتا ہے خواہ وہ کتنے ہی عذر کرے یعنی اس کا نفس جانتا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں اب ہمارے لئے یہ اندازہ کرنا کہ کونسی چیز نیکی یا حسن اخلاق میں شامل ہے اور کونسی بدی اور گناہ میں شامل ہے کوئی مشکل امر نہیں آنحضرت صلعم کی ایک اور حدیث اخلاق کے بارہ میں یہ ہے :۔

عن ابی الدرداء قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما من شیئ فی المیزان اثقل
من حسن الخلق (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا کے ترازو میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔ (منتخب از چالیس جواہر پارے) اسلام نے اخلاق فاضلہ کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کسی انسان کی نیکیاں اور برائیاں ترازو میں تولی جائیں گی تو خدا تعالیٰ کے ترازو میں اخلاق حسنہ سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہو گی۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے بندوں کا شکرگزار نہیں وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہے اصل میں عمدہ اخلاق ہی ہر نیکی کی جڑ ہیں یہاں تک کہ روحانیت بھی اخلاق حسنہ ہی کا ایک بلند درجہ ہے اور اس کے متعلق بے شمار حدیثیں ہیں اسلام نے خدا سے لے کر بندوں تک اور پھر بندوں میں بھی درجہ کے لحاظ سے ہر ایک کے ساتھ حسنِ اخلاق پر زور دیا ہے اور سب کے حقوق مقرر کر دیئے ہیں اور پھر انھیں عمدہ طریق پر ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور کسی معمولی سے معمولی نیکی کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ آنحضرت صلعم کے قول مبارک کے مطابق اپنے ملنے والے کو مسکراتے ہوئے چہرہ سے مل کر اس کا دل خوش کرنا راستے سے کانٹے یا پاؤں پھسلانے والا چھلکا ٹھوکر لگانے والا پتھر یا بدبو پیدا کرنے والی گندگی کو ہٹانا تاکہ کسی دوسرے کو تکلیف نہ ہو سب اخلاقِ فاضلہ میں شامل ہیں آنحضرت صلعم نے بے زبان جانوروں کو بھی اپنی شفقت میں شامل فرمایا ہے چنانچہ آپ صحابہ رضؓ کو تاکید فرماتے تھے کہ "یاد رکھو ہر جاندار پر رحم کرنا ثواب ہے"!

یہ ہیں وہ اخلاق جو ہمارے آقا سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائے مگر افسوس ہے کہ آجکل بہت سے مسلمان ان اخلاق کو فراموش کر چکے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی کتاب سیرت خیر الرسل میں فرماتے ہیں۔

"انسان کے تعلقات تین طرح کے ہوتے ہیں اوّل اس کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کا خالق و رازق ہے اس کی لطف و کرم کے بغیر وہ زندگی کا ایک لمحہ بھی نہیں گذار سکتا اس کے انسان پر اس قدر احسانات ہیں کہ انسان کی گردن ہر وقت اسی کے آگے جھکی رہنی چاہیئے لیکن اگر اس کے ساتھ ہمارے تعلقات درست نہ ہوں اگر ہمارے اخلاق تعلق باللہ میں بالکل کمترین درجہ رکھتے ہوں اور اس کے احسانات کو فراموش کر چکے ہوں تو ہم سے زیادہ کوئی ذلیل نہیں

اس کے بعد انسان کا تعلق مخلوق سے ہے کہ ان میں سے بھی کوئی ہمارا محسن ہے کوئی ہمارا معلم ہے کوئی مہربان اور کوئی دردخواہ کوئی ہمارے آرام میں کوشاں ہے کوئی ہماری محبت اور توجہ کا محتاج ہے کوئی اپنی کمزوریوں اور اپنی گری ہوئی حالت اور اپنے ہم سفروں سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے ہم سے نصرت و مدد کا متمنی ہے غرض کئی طرح سے لوگ ہم سے متعلق ہیں اور اگر ہمارے اخلاق ہی ان سے درست نہ ہوں اور ان سے بدخلقی سے پیش آئیں تب دنیا کا امن و امان جاتا رہتا ہے اور فساد و تباغض و بغاوت میں ترقی ہوتی ہے پس اگر ہمارے اخلاق مخلوقِ خدا سے درست نہ ہوں تو ہم ایک ڈاکو کی طرح ہیں جو دنیا سے اس کے امن و امان کا متاع لوٹتا اور غارت کرتا ہے۔

تیسرا تعلق ہمارا خود ہمارے نفس سے ہے کہ یہ بھی ہماری بہت سی توجہات کا محتاج ہے اور جس طرح ہمارا خالق سے منہ موڑنا یا مخلوق سے بداخلاقی سے پیش آنا نہایت مضر اور مخرب امن ہے اسی طرح ہمارا اپنے نفس سے بدسلوکی کرنا اور اخلاقِ رذیلہ سے پیش آنا نہایت خطرناک اور باعث فساد ہے پس وہی انسان کامل ہو سکتا ہے کہ جو ان تینوں معاملات میں کامل ہو اور ان اصناف میں سے ایک صنف میں بھی کمزوری نہ دکھائے گر ان تینوں اقسام اخلاق کو مدنظر رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکثر انسان جو اخلاق میں کامل سمجھے جاتے ہیں بہت سی کمزوریاں اپنے اندر رکھتے ہیں اور اگر ایک قسم کے اخلاق میں انھیں کمال حاصل ہے تو دوسری قسم میں انھیں کوئی دسترس نہیں ہاں اللہ تعالےٰ کے پیاروں اور پاک بندوں کا گروہ ہی نکلے گا جو ان تینوں اقسام اخلاق میں کمال رکھتا ہے اور کسی خوبی کو اس نے ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور جب ہم رسول کریم کے اخلاق کا مطالعہ غور سے کریں گے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ وہ تمام صاحب کمال لوگوں کے سردار تھے اور باوجود اس کے کہ دنیا میں بہت سے صاحب کمال لوگ گذرے جس میں آپ رئیس تھے اس کے سامنے سب کے رنگ پھیکے پڑ جاتے ہیں اور جن خوبیوں کے آپ جامع تھے ان کا عشرِ عشیر بھی کسی اور انسان میں نہیں پایا جاتا"!

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اخلاق فاضلہ کا کس قدر واضح اور صاف نقشہ کھینچا ہے اور کیسا عمدہ معیار قائم کر دیا ہے اور پھر ساتھ ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال دے کر ثابت کر دیا ہے کہ وہی اخلاق میں سب سے زیادہ کامل تھے اور ہمیں آپؐ ہی کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا ہم بھی اپنے آپ کو اسی رنگ میں رنگین کر سکیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے بعد اس زمانہ میں ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام کے اخلاق حسنہ موجود ہیں ہم ان کے بتائے ہوئے طریق پر اپنی زندگیوں کو ڈھال کر اپنی زندگی کو حقیقی معنوں میں کامیاب بنا سکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخلاقِ فاضلہ کی حقیقت کو جس آسان اور عام فہم طریق میں بیان فرمایا ہے کوئی دوسرا اس کی برابری نہیں کر سکتا اور یہ فلاسفروں کے طریق پر نہیں بلکہ انبیاء علیہم السلام کے طریق کار پر ہے آپ کے تمام کام اخلاق کے مختلف مظاہر ہیں اور ان میں بہت کم فرق نظر آتا ہے حضور کے بیان فرمودہ فلسفۂ اخلاق کے مطابق ہر قوت اور جذبہ جو انسان کو دیا گیا ہے فی نفسہٖ برا یا مضر نہیں بلکہ اس کے برے استعمال سے نقائص پیدا ہوتے ہیں اور اس کے استعمال کی تعدیل سے اعلیٰ اخلاق سرزد ہوتے ہیں یہاں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اپنے اخلاقی معیار کو قائم رکھنے کے لئے ایک عمدہ طریق بتا دیا ہے جس پر عمل کرنے کے بعد کوئی شخص یہ کہنے میں حق بجانب نہیں کہ میری صحیح طریق پر اصلاح نہیں ہوئی یا اس اصول نے مجھے کوئی فائدہ نہیں دیا آپ فرماتے ہیں ہمیشہ

لا تعتدوا ان اللہ لا
یحب المعتدین ط

تمہارے سامنے رہے اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ ہمیں کسی چیز میں افراط اور تفریط اختیار نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ اس کو ناپسند فرماتا ہے اور جیسا کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ خیر الامور اوسطھا

یعنی ہمیں ہر کام میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیئے اور افراط اور تفریط کو ہرگز اختیار نہیں کرنا چاہیئے اس میں بھی اخلاق کا ایک لطیف پہلو مضمر ہے جس پر عمل کرنے سے ہماری اصلاح ہو سکتی ہے

اس دنیا میں نہ دولت کام آتی ہے نہ ثروت نہ طاقت غرضیکہ کچھ بھی کام نہیں آتا اگر انسان کے پاس اخلاق فاضلہ نہ ہوں کوئی شخص اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اعلیٰ اخلاق کا مالک نہ ہو ایک عام مثال ہے کہ جب بھی کوئی شخص کسی ملازمت کے لئے جاتا ہے یا کہیں اور سکول یا کالج میں داخلہ لینا چاہیے تو جاتے ہی اس سے کیریکٹر سرٹیفکیٹ مانگا جاتا ہے اس کے کردار کو ہر جگہ دیکھا اور پرکھا جاتا ہے اسی طرح انگریزی میں بھی مشہور ہے کہ:

"MAN IS KNOWN
BY THE COMPANY
HE KEEPS."

کہ انسان کے کردار اور اخلاق کا اندازہ لگانے کے لئے اس کی سوسائٹی اور اس کے طرز معاشرت کو دیکھا جاتا ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس میں کتنے پتے لگے ہوئے ہیں یا اس کا تنا کتنا مضبوط ہے بلکہ صرف اس کے پھل کو ہی دیکھا جاتا ہے کہ اس میں اچھا اور عمدہ پھل لگا ہوا ہے یا نہیں اسی طرح انسان کی مثال بھی ایک درخت کی سی ہے انسان کے پھل اس کے نیک اخلاق ہیں اگر وہ اچھے ہوں گے تو وہ شخص اچھا گنا جائے گا اور وہ لوگوں میں عزت اور وقار کی نظر سے دیکھا جائے گا اور اس کی ہر طرح سے عزت و ناموس بڑھے گی لیکن اس کے برخلاف اگر اس کے اخلاق اچھے نہ ہوں گے بلکہ وہ گندے اخلاق کا مالک ہوگا تو اسے کوئی بھی شریف آدمی اچھی نظر سے نہیں دیکھے گا اور اس کے پاس بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ برے کاموں میں پڑ کر اور بری سوسائٹیوں میں بیٹھ کر اپنے مقصدِ حیات کو کھو کر اپنی زندگی کو تباہ و برباد کر بیٹھے گا

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۶)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء بمقام ربوہ

(از مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا تاریخوں میں اپنی سابقہ شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہوگا امید ہے جملہ قائدین اور زعماء ابھی سے زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں شمولیت کے لئے تحریک کر رہے ہوں گے۔

ہمارا یہ اجتماع ایک تربیتی اجتماع ہے اور اس کی غرض نوجوانوں میں خدمت دین حب الوطنی اور مخلوق خدا کی ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے کی تربیت دینا ہے اس لئے علمی مقابلوں اور تربیتی تقاریر کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے اراکین خدام الاحمدیہ کو اپنے اس قومی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر شرکت کرنی چاہیئے۔

اجتماع کے سلسلہ میں قائدین اور اراکین مجالس ضروری امور نوٹ فرمالیں اور ان کے مطابق تیاری کر کے آئیں نیز مطلوبہ کوائف سے مرکز کو بروقت مطلع کریں۔

مقام اجتماع امسال ہمارا یہ اجتماع جلسہ گاہ جلسہ سالانہ میں منعقد ہوگا رہائش کے لئے پختہ عمارات میں انتظام کیا جائے گا موسم کے مطابق بستر اور دیگر ضروری اشیاء ہمراہ لائیں۔

شوریٰ: حسب سابق دوران اجتماع شوریٰ خدام الاحمدیہ منعقد ہوگی شوریٰ کے لئے مجالس کی صرف ان تجاویز پر غور کیا جائے گا جو مجلس مقامی متعلقہ کے اجلاس میں پیش کرنے کے بعد کثرت رائے سے منظور کی گئی ہوں (تجاویز کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم ستمبر مقرر کی گئی تھی۔)

انتخاب صدر: امسال قواعد کے مطابق صدر مجلس کا انتخاب ہوگا اس کے لئے مناسب اور موزوں ناموں پر غور کر کے اپنے نمائندگان کو ہدایات دے دی جائیں صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی جو آخری فیصلہ و منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔

نمائندگان شوریٰ: ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے مجالس کو اپنے اس حق سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور پوری تعداد میں نمائندے بھجوانے چاہئیں

نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہو قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوتا ہے مگر وہ اس تعداد میں شامل ہوتا ہے جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہے اگر کسی وجہ سے قائد مجلس خود اجتماع میں شامل نہ ہو تو وہ اپنا نمائندہ نامزد نہیں کر سکتا بلکہ اس صورت میں تبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا نمائندگان کے ناموں کی اطلاع دس اکتوبر تک مرکز میں آجانی ضروری ہے نمائندگان کی فہرست بھجواتے وقت اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوا ہے اور اس کے لئے فلاں تاریخ کو مجلس عاملہ مقامی کا اجلاس بلایا گیا تھا نمائندگان کے پاس قائد مجلس کا تعارفی خط ہونا ضروری ہے۔

علمی مقابلے: سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے

(۱) حفظ قرآن۔ (۲) ترجمہ و تفسیر قرآن کریم (۳) مطالعہ احادیث (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) مضمون نویسی (۶) تقاریر (۷) مشاہدہ و معائنہ (۸) عام معلومات (۹) پرچہ عام دینی معلومات و پرچہ ذہانت (سب کے لئے لازمی) نوٹ:۔ پہلے چار مقابلہ جات کا کورس دوران سال میں حفظ یا مطالعہ کردہ حصہ ہوگا بہتر ہوگا کہ جملہ مقابلہ جات کے لئے مجالس اپنے ہاں مقابلے کروائیں اس کے بعد بہترین نام مرکز میں دس اکتوبر تک بھجوائیں مجالس یہ مقابلہ جات اپنے ڈویژن کے اجتماع میں کروا سکتی ہیں ہر ڈویژن کی طرف سے ہر معیار کا ایک ایک نام بھجوانا ہونا ہوگا تمام مقابلہ جات ایک ہی وقت میں شروع ہوں گے اور اسٹیج کے قریب ہوں گے۔

(۲) تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عناوین ہوں گے:۔

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے (۳) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول (۵) نظام خلافت اور اس کی اہمیت (۶) اسلام کی نشاۃ ثانیہ (۷) میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ (۸) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کی نظروں میں (۹) تربیت کی اہمیت (۱۰) جذبہ خدمت خلق

(۳) تحریری مقابلہ جات کے لئے عناوین درج ذیل ہیں

(۱) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام غیر مسلم محققین کی نظروں میں (۲) ہستی باری تعالیٰ سائنس کی روشنی میں (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم (۴) ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ (۵) اس زمانہ میں تبلیغی جہاد (۶) ضرورت حجیت حدیث (۷) تصوف اسلام (۸) بائیبل کا الہامی مقام (۹) رد تثلیث (۱۰) مذہب مت اور اسلام۔

نوٹ:۔ مضمون نگاروں کے نام بھی دس اکتوبر تک مرکز کو موصول ہونے چاہئیں دوران مقابلہ نوٹس اور کتب سے استفادہ کی اجازت ہوگی مگر مضمون نگار کو ان کتب کا حوالہ دینا ہوگا ایسے خدام کاغذ قلم دوات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں گے مزید شرائط موقع پر سنائی جائیں گی۔

(۴) علمی مقابلہ جات میں تین معیار ہوں گے (اوّل) شاہد مولوی فاضل ایم اے جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ تا خامسہ کے طلباء (دوم) گریجویٹ جامعہ احمدیہ کے درجہ اول و ثانیہ کے طلباء۔ (سوم) ایف اے میٹرک اور اس سے کم تعلیم رکھنے والے۔

۵۔ ہر قسم کے علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات کا انتظام ہوگا مگر جملہ سوالات قبل از وقت لکھ کر منتظم صاحب علمی مقابلہ جات کو دیئے جائیں گے

(۶) پرچہ ذہانت اور عام دینی معلومات کے مقابلہ میں ہر خادم کا شامل ہونا لازمی ہوگا۔

ورزشی مقابلے: چونکہ ہمارا یہ اجتماع زیادہ تر علمی اور تربیتی رنگ رکھتا ہے اس لئے اس میں ورزشی مقابلے نسبتاً کم رکھے گئے ہیں تاہم تفریح اور مسابقت کی روح قائم رکھنے کے لئے حسب گنجائش وقت مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے کروائے جانے کی توقع ہے:۔

اجتماعی مقابلے:۔ نٹ بال۔ والی بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی

انفرادی مقابلے ۱۰۰ گز ۴۰۰ گز اور ایک میل کی دوڑیں۔ ڈسکس پھینکنا۔ نیزہ پھینکنا۔ گولہ پھینکنا۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ وزن اٹھانا۔

ان مقابلوں میں شامل ہونے والوں کے لئے مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ضروری ہے

(۱) اجتماع میں شریک ہونے والے خدام ہی ان مقابلوں میں حصہ لے سکیں گے

(۲) جو کھلاڑی ایک ٹیم میں شامل ہو کر کھیل لیتا ہے وہ کسی دوسری ٹیم کی اسی کھیل میں شامل نہیں ہو سکے گا

(۳) ایسا کھلاڑی جو اپنی مجلس کی ٹیم میں شامل نہ ہو سکے کسی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل ہونے کے لئے دونوں مجالس کے قائدین کی اجازت اور منتظم ورزشی مقابلے کا اتفاق ضروری ہوگا

(۴) ہر کھیل سے متعلق ریفری کا فیصلہ قطعی ہوگا قطعی فیصلہ نہ ہو سکنے کی صورت میں مروجہ طریق کے مطابق ٹاس کر لیا جائے گا۔

(۵) ورزشی مقابلہ میں حصہ لینے والے خدام کے نام قائدین کی وساطت سے ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء تک منتظم صاحب ورزشی مقابلے کے نام دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ انفرادی اور اجتماعی کھیلوں میں اپنی مجلس کے حصہ لینے والے خدام کے نام مقررہ وقت تک بھجوا دیں۔

(باقی)

اعلان

رسالہ الفرقان کے بقایاجات اور چندہ کی وصولی کے لئے دفتر الفرقان کے کارکن غلام غوث صاحب کو رسید بک دے کر راولپنڈی، سرگودھا، جہلم وغیرہ کی طرف بھیجا گیا ہے خریدار حضرات ان سے تعاون فرمادیں اور چندہ ادا فرما کر رسید حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے لڑکے عزیزم سید ظہور احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کی بیوی ناگہانی طور پر ۱۴ اگست ۶۲ء کو عین جوانی میں فوت ہو گئی ہے اس صدمہ کا عزیزم کے دل پر بے حد اثر ہے اور اسے دل کی تکلیف کا عارضہ ہو گیا ہے جس کا جسم کے بائیں جانب اثر ہو رہا ہے (ڈاکٹر عبدالستار شاہ پنشنر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ محترمہ والدہ صاحبہ پیٹ میں درد کی وجہ سے بہت تکلیف میں مبتلا ہیں (محمود احمد چیمہ چنتیاں ام)

۳۔ میری بیوی اکثر بیمار رہتی ہیں (محمد حسین ڈرگ وڈ بازار کراچی نمبر ۸)

۴۔ ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ (سید تنویر احمد "رشید میڈیکو" اقبال روڈ کوئٹہ حال میرپور)

۵۔ محترم ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب شدید قسم کی کھانسی سے بیمار ہیں (عبدالرحمٰن خان ایجنٹ کوئٹہ)

۶۔ میری چھوٹی بچی عمر ایک سال بعارضہ بخار بیمار ہے (خاکسار عبدالرحمٰن کارکن نظارت تعلیم ربوہ)

احباب ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

ہمدرد نسواں مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے، دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۸۸:- میں بشیر احمد ولد نبی بخش قوم ارائیں پیشہ ٹھیکیداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ ٹھیکیداری مبلغ -/۲۰۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف بشیر احمد ولد نبی بخش۔

العبد:- بشیر احمد ٹھیکیدار محلہ دولت ردم حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:- غلام احمد ولد چوہدری نور علی مرحوم امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ حافظ آباد

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم۔

نمبر ۱۶۸۰۲:- میں ملک منور الدین احمد ولد ملک معراج الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمدن پر ہے جو اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ -/۱۳۶ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف۔ منور الدین ولد ملک معراج الدین حافظ آباد گڑھی ایوان۔ العبد:- ملک منور الدین احمد۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- غلام احمد ولد چوہدری نور علی صاحب مرحوم۔ امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ۔ حافظ آباد ۲۲/۷/۶۲

نمبر ۱۶۸۲۶:- میں مسعودہ شاہدہ زوجہ قریشی خلیل احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن -/۱۰۰ F ملیر ایکسٹنشن کالونی کراچی ۲۷۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ (۱۰۰۰/-) ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ (۱) ہار طلائی ایک عدد وزنی ۲ تولہ ۲۔ کڑے طلائی ایک جوڑی وزن ۱½ تولہ ۳۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ½ تولہ ۴۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ ۵۔ انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزن ½ تولہ جملہ وزن ۵ تولہ قیمت -/۶۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۲۔ اگست ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:- مسعودہ شاہدہ۔ گواہ شد:- برکت علی پریذیڈنٹ حلقہ ملیر کینٹ کراچی

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا کراچی۔

نمبر ۱۶۸۲۷:- میں مسماۃ شریف بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سودھی نگر احاطہ بنزاب لاہور۔ متصل گیس فیکٹری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ اگست ۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰ روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے زیور طلائی ایک جوڑا کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۰۰ روپے یکصد روپیہ کل میزان -/۳۵۰ روپے یہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے لڑکی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ فقط راقم الحروف بشیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ ۵/۸/۶۲ - الامۃ:- شریف بی بی

گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت حال لاہور سلطان پورہ۔ گواہ شد:- سلطان علی ولد چوہدری عظیم بخش صاحب مرحوم سیکرٹری مال حلقہ سلطان پورہ لاہور۔

نمبر ۱۶۸۲۸:- میں بشریٰ بیگم زوجہ عبد الحمید خاں صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۲۸/۱ مسعود آباد کالونی کراچی نمبر ۲۷ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند پندرہ سو ایک (۱۵۰۱/-) روپیہ ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۱¾ تولہ ۲۔ انگوٹھیاں طلائی چار عدد وزن ۱ تولہ ۳۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ¾ تولہ ۴۔ ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ¾ تولہ ۵۔ ٹاپس طلائی ۲ جوڑی وزن ۱½ تولہ ۶۔ چوڑی طلائی چار عدد وزن ۲ تولہ۔ جملہ وزن ۷¾ تولہ قیمت -/۹۷۵ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد وغیرہ نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۱۲ اگست ۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ:- بشریٰ بیگم۔ گواہ شد:- عبد الحمید خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی

نمبر ۱۶۳۶۳:- میں محمد علی ولد چوہدری محمد عیسیٰ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منٹگمری ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ نیچرل گیس کھاد فیکٹری مبلغ -/۳۳۱ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد راقم الحروف خاکسار چوہدری محمد علی ولد چوہدری محمد عیسیٰ مکان FF ۲۲ - کھاد فیکٹری۔ ہاؤسنگ کالونی پیراں غائب (ملتان) گواہ شد:- سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶۰۰۶ ولد چوہدری نور علی صاحب

اہل اسلام کس طرح ترقی حاصل کرسکتے
کارڈ آنے پر:- مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد — دکن

حیدرآباد اور کراچی کے علاقوں میں زبردست بارش ۔ نو افراد ہلاک بیسیوں مجروح

کوٹڑی کے نزدیک مسافر ٹرین کا انجن اور چار بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں

کراچی ۱۴ ستمبر ۔ مغربی پاکستان کے جنوبی علاقہ میں زبردست بارشوں سے کراچی اور حیدرآباد کے درمیانی علاقہ میں سخت جانی اور مالی نقصان کی اطلاع ملی ہے ۔ حیدرآباد میں جہاں کل شام تک دس انچ بارش ہو چکی تھی ۔ مکانات گرنے سے پانچ افراد ہلاک اور اٹھارہ زخمی ہوئے ۔ جبکہ آباد کوٹڑی سیکشن پر نئی سندھ یونیورسٹی کیمپس کے قریب تین سو ساٹھ ڈاؤن ٹرین پٹڑی سے اتر گئی ۔

شدید بارش کے باعث اس علاقہ میں ریلوے لائن زیر آب آ کر کمزور ہو گئی تھی ۔ چنانچہ انجن اور چار بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں ۔ چار بچے ٹرین سے گر کر پانی میں ڈوبنے سے ہلاک ہو گئے ۔ آٹھ افراد زخمی ہو گئے ۔

کراچی ڈویژن کے ریلوے انجینئر نے کہا ہے کہ یہ حادثہ پرسوں رات سوا گیارہ بجے پیش آیا ۔ متاثرہ افراد کی مدد کے لئے ایک امدادی ٹرین بھیجی گئی ۔ ٹرین کے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کے نام آج شام تک معلوم نہیں ہو سکے تھے ۔ بعد کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ بارش کی تیز رفتار پانی کے باعث ریلوے لائن کے کئی حصوں میں شگاف پڑ گئے تھے ۔ جن سے امدادی ٹرین بروقت موقع پر نہ پہنچ سکی ۔ زخمیوں کو طبی امداد کے لئے ہسپتال پہنچا دیا گیا ۔ ریلوے حکام نے کہا ہے کہ اس حادثہ میں دو بچے ڈوب گئے ۔ دو لاپتہ بیان کئے جاتے ہیں ۔ اور کئی افراد زخمی ہوئے ، مالی نقصان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ۔

کوٹڑی سے کراچی تک ریلوے لائن میں شگاف پڑنے سے ٹرینوں کی آمد و رفت کی رفتار سست پڑ گئی ہے ۔ البتہ لاہور ڈویژن ریلوے کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ان سیکشنوں پر شگافوں کی مرمت کر دی گئی ہے ۔ اور کراچی سے کوٹڑی تک ٹرینوں کی براہ راست آمد و رفت کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا ہے ۔

ایسوسی ایشن اینڈ پریس پاکستان کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ حیدرآباد میں قیامت خیز بارشوں کے باعث متعدد مکانات منہدم ہو گئے ۔ اور حیدرآباد شہر کے گردونواح میں تمام جھونپڑیاں پانی میں بہہ گئیں ۔ سرکاری اندازے کے مطابق ایک لاکھ افراد بے خانماں ہو گئے ہیں ۔ یہاں بدھ کے روز سے موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور آج شام تک بارش نہیں تھمی تھی ۔ بارش کے پانی نے شہر کا قریباً آدھا حصہ زیر آب ہو گیا ۔ پٹھان کالونی ، گجراتی پاڑا ، ملت آباد ، بھنگی پاڑا ، امانت آباد ۔ پرتاپ آباد ، اور لطیف آباد کی بستی کے ایک حصہ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ان علاقوں میں تین تین فٹ پانی بہہ رہا ہے

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندہ نے کمشنر حیدرآباد کے ہمراہ متاثرہ علاقوں کا دورہ کرنے کے بعد بتایا ہے کہ شہر کے چند علاقوں میں خوفناک تباہی کے آثار نظر آتے تھے ۔ بارش کے تیز پانی میں مویشیوں کی لاشیں تیرتی ہوئی نظر آ رہی تھیں ۔ شہر کے نواح میں تمام جھونپڑیاں پانی میں بہہ گئیں ۔ ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ کا ایک حصہ اے پی پی کے دفتر کا بالائی حصہ ۔ اور لطیف آباد کالونی کے پچاس کوارٹر پانی میں بہہ گئے ۔

معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں کل شام تک سات انچ بارش ہوئی ، کراچی میں بسوں کی آمد و رفت معطل ہونے سے نواحی بستیوں کے سینکڑوں ملازمین اپنے دفتروں میں نہ پہنچ سکے ۔ دفتروں میں حاضری بہت کم رہی ۔ رات بھر کی موسلا دھار بارش کے باعث کراچی کے مختلف علاقوں کے درمیان آمد و رفت کے ذرائع معطل ہو گئے اور شہر کی مختلف بستیاں ایک دوسرے سے کٹ گئیں اور شہر بھر میں کاروبار معطل رہا

لوہے اور فولاد کے سامان کیلئے مزید ۴½ کروڑ ڈالر

کراچی ۱۴ ستمبر آج یہاں پاکستان کے لئے لوہے اور فولاد کی مصنوعات خریدنے کی غرض سے ساڑھے چار کروڑ ڈالر کے دوسرے طویل مدت کے امریکی قرضے کے سمجھوتے پر دستخط کر دئے گئے ۔ اس قرضہ پر سود نہیں لیا جائے گا اس سمجھوتہ کے تحت پاکستان اپنے دوسرے پنج سالہ منصوبے کی ضروریات پوری کرنے کے لئے لوہے اور فولاد کا سامان درآمد کر سکے گا ۔ اس پر پاکستان کے صدارتی دفتر کے اقتصادی شعبے کے سیکرٹری مسٹر عثمان علی اور امریکی نظامت بین الاقوامی ترقیات کے مشن برائے پاکستان کے ڈائریکٹر مسٹر جان ہیلی مین نے دستخط کئے ۔ اس سے پہلے مئی میں امریکہ پاکستان کو اس مقصد کے لئے ساڑھے چار کروڑ ڈالر کا ایک قرض دے چکا ہے ۔ یہ قرضہ اصل میں امریکہ کے پچاس کروڑ ڈالر کے اس وعدے کے تحت دیا گیا ہے جو اس نے پاکستان کے امدادی کلب کے معاہدے کے مطابق دوسرے پنج سالہ منصوبے کی دو سال کی مدت کے لئے کیا تھا ۔

* نئی دہلی ۱۴ ستمبر ۔ مسٹر راجیشور دیال کی جگہ مسٹر پارتھا سارتھی کو پاکستان میں بھارت کا ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا ۔ مسٹر پارتھا سارتھی چین میں بھارت کے سفیر رہ چکے ہیں ۔ مسٹر طیب جی کی جگہ بیشتی سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے ۔

لیڈر

بقیہ ص ۲

لیکن ویسا اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں ۔ مجھے یاد ہے اور براہین احمدیہ میں بھی میں نے ذکر کیا ہے کہ اسلام کے خلاف چھ کروڑ کتابیں تصنیف اور تالیف ہو کر شائع کی گئی ہیں ۔ عجیب بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی تعداد بھی چھ کروڑ اور اسلام کے خلاف کتابوں کا شمار بھی اسی قدر ہے اگر اس زیادتی تعداد کو جواب تک ان تصنیفات میں ہوئی ہے چھوڑ بھی دیا جائے تو بھی ہمارے مخالف ایک ایک کتاب ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں دے چکے ہیں ۔ اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور انا لہ لحافظون اس کا وعدہ صادق نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا اور اس کا نام و نشان تک مٹ جاتا ۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے ۔ مجھے افسوس اور رنج اس امر کا ہوتا ہے کہ لوگ مسلمان کہلا کر نطفے بھر کے برابر بھی تو اسلام کا فکر نہیں کرتے اور مجھے اکثر بار پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے کہ عیسائی عورتیں تک مرتے وقت لکھوکھا روپیہ عیسائی دین کی ترویج اور اشاعت کے لئے وصیت کر جاتی ہیں اور ان کا اپنی زندگیوں کو عیسائیت کی اشاعت میں صرف کرنا تو ہم ہر روز دیکھتے ہیں ۔ ہزارہا لیڈیز مشنری گھروں اور کوچوں میں پھرتی اور جس طرح بن پڑے نقد ایمان چھینتی پھرتی ہیں مسلمانوں میں سے کسی ایک کو نہیں دیکھا کہ وہ پچاس روپیہ بھی اشاعتِ اسلام کے لئے وصیت کر مرا ہو ہاں شادیوں اور دنیاوی رسوم پر تو بے حد اسراف ہوتے ہیں اور قرض لیکر بھی دل کھول کر فضول خرچیاں کی جاتی ہیں مگر خرچ کرنے کے نہیں تو صرف اسلام کے لئے نہیں ۔ افسوس ! افسوس !! اس سے بڑھ کر اور مسلمانوں کی حالت قابلِ رحم کیا ہوگی ؟

درخواست دعا

پچھلے دنوں شدید چوٹ لگنے کے باعث مرزا شریف احمد صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد کا بایاں بازو اتر گیا تھا اور کلائی کی ہڈی کو بھی ضعف پہنچا تھا ۔ اب اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن تا حال پورے طور پر آرام نہیں آیا ہے ۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے ۔ آمین ۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ کریم اللہ عبد زیروی ابن مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی انسپکٹر وقفِ جدید ربوہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال کراچی یونیورسٹی سے ۴۸۲/۶۰۰ نمبر حاصل کر کے فسٹ ڈویژن میں ایم ۔ ایس سی کیمسٹری (پریویس) کا امتحان پاس کیا ہے اور یونیورسٹی میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے ۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے ۔ اللھم زد فزد ۔ آمین ۔

اخلاق فاضلہ (بقیہ ص ۵)

بنصرہ العزیز کی وہ تشریح جو آپ نے قانون اخلاق کے بارہ میں دیباچہ تفسیر القرآن کے صفحہ ۲۹۱ پر فرمائی ہے پیش کی جاتی ہے آپ فرماتے ہیں :-

" قرآن کریم چونکہ اعلیٰ اور اکمل کتاب ہے ، اس نے یہ تینوں قسمیں بیان کی ہیں قانون شریعت اور قانون اخلاق کو مکمل طور پر اور قانون تمدن کو اصولی طور پر کیونکہ قانون تمدن میں انسان کو بہت سے اختیارات دیئے گئے ہیں قانون اخلاق کے متعلق قرآن شریف نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ اخلاق فاضلہ در حقیقت نام ہے طبعی جذبات کو صحیح طور پر استعمال کرنے کا پس طبعی جذبات کو مار دینا یا حد سے زیادہ ان میں منہمک ہو جانا یہ اخلاقی گناہ ہوتا ہے جو طبعی جذبات کو مارنا چاہتا ہے وہ قانون قدرت کا مقابلہ کرتا ہے اور جو ان کو پورا کرنے میں منہمک ہو جاتا ہے وہ اپنی روح کو بھول جاتا ہے اور مذہب کو نظر انداز کر دیتا ہے اور یہ دونوں باتیں خطرناک ہیں "

ان دلائل اور حقائق کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو جیسا کہ اس سے پہلے میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں دنیا میں کامیاب ترین انسان وہی ہو گا جو ان سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی گزارے آخر میں میں پروردگار عالم کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم سب کو ان بیان کردہ اصولوں اور حقائق کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی پوری پوری توفیق عطا فرمادے آمین ثم آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔